ختم نبوت

کورس

موضوع

عقیدہ ختم نبوت

سبق نمبر 19

عنوان

وفاتِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کیے جانے والے مرزائی شبہات کا رد

انوارِ ختم نبوت ٹرسٹ پاکستان

زیرِ نگرانی

انٹرنیشنل ختم نبوۃ موومنٹ پاکستان

سبق نمبر 19 کا خلاصہ :

(1) یہ عقیدہ رفع ونزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر آخری سبق ہے،اس سبق میں وفاتِ عیسیٰ علیہ السلام پرمرزائیوں کی طرف سے پیش کیے جانے والے دلائل کی تردید از احادیثِ مبارکہ بیان کی گئی ہے،لیکن جن جن احادیث سے مرزائی دلیل پکڑ کر وفاتِ عیسیٰ (علیہ السلام) مراد لینا چاہتے ہیں،ان کی حقیقت واضح کی گئی ہے۔ان کے پیش کردہ روایات سے غلط استدلال کا پول کھولا گیا ہے۔

(2) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی عمر مبارک سے متعلق مرزا قادیانی کی قلابازیاں نقل کی گئی ہیں۔یہ انتہائی قیمتی اور راز افشاں تحریر ہے۔

تردید دلائل وفاتِ عیسیٰ علیہ السلام از احادیث مقدسہ

حدیث نمبر 1:

مرزائی عموماً وفاتِ مسیح علیہ السلام پر یہ دلیل بڑے زور وشور سے پیش کرتے ہیں کہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ عَاشَ عِشْرِيْنَ وَ مِائَةَ سَنَةً۔

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ بیشک عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) ایک سو بیس سال زندہ رہے۔

(کنز العمال الہندی: حدیث نمبر 37732۔المعجم الکبیر للطبرانی: حدیث نمبر 18464۔ باب ماروت عائشۃ المومنین عن فاطمۃؓ۔طبع دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

(مرزا قادیانی نے اسے حمامۃ البشری: صفحہ 26۔درحاشیہ روحانی خزائن: جلد 7،صفحہ 207 پر لکھا ہے۔)

جواب نمبر 1:

یہ حدیث شریف قابل استدلال نہیں ہے کیونکہ کنز العمال میں بغیر سند کے درج ہے اورالمعجم الکبیر میں سند تو موجود ہے مگراس میں راوی محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان پر محدثین کا کلام موجود ہے۔

جواب نمبر 2:

یہ حدیث عقلا روایتاً اور درایتاً محال ہے کیونکہ اس حدیث کے شروع میں یہ مضمون ہے

کہ ہر بعد میں آنے والا نبی پہلے نبی سے آدھی عمر پاتا ہے۔

لَمْ یَکُنْ نَبِیٌّ اِلَّا عَاشَ نِصْفَ عُمَرِ الَّذِیْ کَانَ قَبْلَہٗ وَ اَنَّہٗ اَخْبَرَنِیْ، اَنَّ عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ عَاشَ عِشْرِیْنَ وَ مِائَۃَ سَنَۃٍ فَلَا اَرَانِیْ اِلَّا ذَاھِبًا عَلٰی رَأْسِ السِّتِّیْنَ۔

(المعجم الکبیر للطبرانی: حدیث نمبر 18464۔ کنز العمال المتقی الھندی:
حدیث نمبر 132259، 37732، 3773)

اب اگر عیسیٰ علیہ السلام سے دس بیس انبیاء علیہم السلام اوپر شمار کیے جائیں تو ان کی عمر لاکھوں کروڑوں سال تک پہنچ جائے گی۔ اگر آدم علیہ السلام تک چلیں تو آدم علیہ السلام کی عمر اس حساب سے اتنی بنے گی کہ موجودہ دور میں حساب کرنے والے تمام کمپیوٹر اور کیلکو لیٹر سب فیل ہو جائیں گے۔ حساب کرنے سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اوپر بیسویں نبی کی عمر 6 کروڑ 29 لاکھ 14 ہزار 5 سو 60 سال بنتی ہے جو عقل اور نقلاً محال ہے اور اگر حضرت آدم علیہ السلام کی عمر سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف حساب کیا جائے تو عمر سیکنڈز Seconds میں آجائے گی۔ اور اگر اولوالعزم پیغمبروں کی عمر کا حساب مدنظر رکھا جائے تو پھر بھی غلط ہے۔ مثلاً حضرت نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو سال تو صرف تبلیغ کی تھی۔ ان کی عمر قریباً ساڑھے تیرہ سو سال ہے۔ اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عمروں کو دیکھ لیا جائے تو وہ بھی اس قاعدہ کلیہ سے مطابقت نہیں رکھتی ہیں۔

جواب نمبر 3:

بفرض محال اگر اس حدیث کو میں تسلیم کیا جائے تو اس حدیث کا معنی اور مفہوم ایسا لینا ہو گا جو دوسری احادیثِ صحیحہ متواترہ کے خلاف نہ ہو۔ چنانچہ بعض علمائے کرام نے اس حدیث کی دوسری احادیث صحیحہ سے یوں تطبیق دینے کی کوشش کی ہے کہ نبوت سے قبل 40 سال، نبوت کے بعد 33 سال، دوبارہ دنیا میں تشریف لانے کے بعد 45 سال زندہ رہیں گے۔ اس اعتبار سے مجموعی عمر 118 سال ہوگئی اور کسر والے سال ملا کر 120 سال بن جائیں گے اور جس روایت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سات سال رہنے کا تذکرہ ہے، اس سے مراد دجال کے قتل کے بعد امام مہدی (محمد بن عبد اللہ علیہ الرضوان) کی معیت کے سات سال ہیں۔ (دیکھیے فیض الباری وغیرہ)

اس میں بھی مرزا قادیانی کے تحریر کردہ کشمیر کے 87 سالوں کا کہیں ذکر نہیں ہے۔

قادیانیو! اگر ہمت ہے تو کسی بھی مجدد، مفسر اور محدث جو بین الفریقین مسلّمہ ہو، اس کا قول تو در کنار ضعیف قول ہی دکھا دو۔ جس میں یہ تحریر ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام 87 سال کشمیر میں رہے اور پھر وہیں فوت ہو کر مدفون ہو گئے۔

جواب نمبر4:

مرزا قادیانی کی اپنی خود (ساختہ الہامی) تحریروں کے میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر میں تضاد پایا جاتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

حوالہ نمبر1:

اور احادیث میں آیا ہے کہ اس واقعہ کے بعد عیسیٰ ابن مریم نے ایک سو بیس برس کی عمر پائی۔ (تذکرۃ الشہادتین: صفحہ 28۔ روحانی خزائن: جلد20، صفحہ 29)

اس میں واقعۂ صلیب کے 33 سال اور بعد کے 120 سال ملائیں تو 153 سال عمر بنتی ہے۔

حوالہ نمبر2:

اور امام مالکؒ نے کہا ہے کہ عیسیٰ مر گیا اور وہ 33 برس کا تھا جب فوت ہوا۔

(اتمام الحجہ: صفحہ 18۔ روحانی خزائن: جلد8، صفحہ 294)

اس عبارت میں مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر 33 سال تسلیم کر لی ہے۔ اس کے آگے مرزا قادیانی علماء اور مسلمانوں کو بے نقط سناتے ہوئے لکھتا ہے ''اور پھر یہ لوگ کہیں کہ ان کی حیات پر اجماع ہے۔ شرم شرم شرم''۔

(اتمام الحجہ: صفحہ 18۔ روحانی خزائن: جلد8، صفحہ 294)

حوالہ نمبر3:

اور حدیث صحیح ہے جو طبرانی میں ہے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس واقعہ کے بعد ستاسی (87) برس زندہ رہے۔

(ست بچن۔ روحانی خزائن: جلد10، صفحہ 302)

حوالہ نمبر 4:

اور احادیث میں معتبر روایتوں سے ثابت ہے کہ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ مسیح کی عمر ایک سو پچیس برس کی ہوئی ہے۔

(مسیح ہندوستان میں: صفحہ 55۔ روحانی خزائن: جلد 15، صفحہ 55)

حوالہ نمبر 5:

اسی طرح مرزا صاحب نے تریاق القلوب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر 125 سال لکھی ہے۔ (دیکھیے تریاق القلوب: صفحہ 371۔ روحانی خزائن: جلد 15، صفحہ 499)

حوالہ نمبر 6:

لیکن اسی کتاب کے دیباچہ میں خودساختہ الہامی مرزا قادیانی لکھتے ہیں ''سو میں اس کتاب میں یہ ثابت کروں گا کہ حضرت مسیح علیہ السلام مصلوب نہیں ہوئیں...... وہ ایک سو بیس برس کی عمر پا کر سری نگر کشمیر میں فوت ہو گئے۔

(مسیح ہندوستان میں: صفحہ 14۔ روحانی خزائن: جلد 15، صفحہ 14)

حوالہ نمبر 7:

اسی طرح ایام الصلح میں لکھتے ہیں کہ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ایک سو بیس کی ہوئی تھی۔ محدثین نے اس حدیث کو اول درجہ کی صحیح مانا ہے اور کوئی جرح نہیں کیا گیا''۔

(ایام الصلح: صفحہ 143۔ روحانی خزائن: جلد 14، صفحہ 388)

حوالہ نمبر 8:

اور پھر کشمیر میں آئے اور ایک سو بیس برس عمر پا کر سری نگر میں فوت ہو گئے۔

(ستارۂ قیصریہ: صفحہ 14،13۔ روحانی خزائن: جلد 15، صفحہ 124)

مرزا قادیانی ''راز حقیقت: صفحہ 9۔ روحانی خزائن: جلد 14، صفحہ 161'' پر بھی عمر 120 سال لکھتا ہے۔

حوالہ نمبر 8:

اور پھر سب کے بعد جو آج ہمیں خبر ملی یہ تو ایک ایسی خبر ہے کہ گویا آج اس نے

مسلمانوں کے لیے عید کا دن چڑھا دیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ حال میں بمقام یروشلم پطرس حواری کا دستخطی ایک کاغذ پرانی عبرانی میں لکھا ہوا دستیاب ہوا ہے جس کو کتاب کشتیٔ نوح کے ساتھ شامل کیا گیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح صلیب کے واقعہ سے تخمیناً پچاس برس بعد اسی زمین پر فوت ہوگئے تھے۔ اور وہ کاغذ ایک عیسائی کمپنی نے اڑھائی لاکھ روپیہ دے کر خرید لیا ہے۔ کیونکہ یہ فیصلہ ہوگیا ہے کہ وہ پطرس کی تحریر ہے۔

(تحفۃ الندوہ: صفحہ 10۔ روحانی خزائن: جلد 19، صفحہ 103)

اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر 83 سال ہوگئی۔

قادیانیو!

اب تم ہی اپنے حضرت کے الہاموں پر غور کرو کہ کونسی بات درست ہے؟ یہ اتنے متضاد الہام رحمان کی طرف سے ہیں یا کہ شیطان کی طرف سے؟

اب آخر میں اپنے حضرت (مرزا قادیانی) کا یہ قول بھی پڑھ لیں۔

(1)　ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا اور یہ کہتا ہے کہ یہ خدا کی وحی ہے جو مجھ کو ہوئی ہے، ایسا بدذات انسان تو کتوں اور سؤروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے۔ پھر کب ممکن ہے کہ خدا اس کی حمایت کرے۔

(براہین احمدیہ: حصہ پنجم، صفحہ 127، 126۔ روحانی خزائن: جلد 21، صفحہ 292)

(2)　اگر یہ حدیث صحیح تھی تو مرزا قادیانی کو اتنی تضاد بیانی کی کیوں ضرورت پڑی؟

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ ہم نے یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی وحی سے مجبور ہو کر لکھا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

(3)　اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔ اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔

(حقیقۃ الوحی: صفحہ 150۔ روحانی خزائن: جلد 22، صفحہ 153)

(4) چند سطور کے بعد مرزا قادیانی مزید لکھتا ہے: میں خدا تعالیٰ کی تیئیں برس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کرسکتا ہوں۔ میں اس کی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہوچکی ہیں۔

(حقیقۃ الوحی: صفحہ 150۔ روحانی خزائن: جلد 22، صفحہ 154)

جواب نمبر 5:

اگر یہ حدیث صحیح ہے تو مرزا قادیانی جھوٹا ہے، اس حدیث کی روشنی میں اس کی عمر 31/32 سال ہونی چاہیے جبکہ اس کی عمر 70 سال کے قریب بنتی ہے۔

حدیث نمبر 2:

لَوْ كَانَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰى حَيَّيْنِ لَمَا وَسِعَهُمَا اِلَّا اتِّبَاعِيْ۔

ترجمہ: اگر موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام زندہ ہوتے تو انہیں میری اتباع کے بغیر کوئی چارہ نہ ہوتا۔

جواب نمبر 1:

یہ حدیث درست ہے تو آپ کے بھی خلاف ہوئی کیونکہ اس سے معلوم ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام زندہ نہیں ہیں اور مرزا قادیانی موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا قائل ہے۔ (حوالہ گزر چکا ہے)۔

جواب نمبر 2:

اس حدیث کی کوئی سند نہیں یہ ایک بے سند مردود قول ہے اگر کچھ طاقت ہے تو اس کی سند پیش کریں۔

جواب نمبر 3:

صحیح روایت جو سند کے اعتبار سے مشکوٰۃ میں موجود ہے اس میں صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام ہے۔

لَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا لَمَا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِيْ۔

ترجمہ: اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو انہیں میری اتباع کے بغیر کوئی چارہ نہ ہوتا۔

(مشکوۃ المصابیح: صفحہ 20۔ شعب الایمان للبیہقی: حدیث نمبر 1762)

حدیث نمبر 3:

شرح فقہ اکبر کی روایت پیش کی جاتی ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام آتا ہے۔

لَوْ کَانَ عِیْسٰی حَیًّا لَمَا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِیْ۔

ترجمہ: اگر عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو انہیں میری اتباع کے بغیر کوئی چارہ نہ ہوتا۔

جواب:

یہ کاتب کی غلطی ہے۔ ہندوستانی نسخوں میں عیسیٰ علیہ السلام کی جگہ موسیٰ علیہ السلام کا نام ہے۔ اس غلطی پر فقہ اکبر کی اندرونی شہادتیں موجود ہیں، خاص کر مصنف شرح فقہ اکبر ملا علی قاریؒ حیات مسیح کے قائل ہیں۔

(دیکھئے مرقاۃ شرح مشکوۃ اور شرح شفاء وغیرہ)

مرزائیوں کی حالت زار

مرزائی عموماً ایک معمولی سی بات لے کر اس میں رکیک تاویلیں کر کے اپنا الوسیدھا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، کسی نے سچ کہا ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ مرزائیوں کی اس حالت زار پر یہ رباعی بالکل فٹ ہے جو اخبار جنگ 21 مارچ 1965ء سے ماخوذ ہے

یہ سب آثار ہیں جہل و جنوں کے
یہ سب اطوار ہیں زار و زبوں کے
یہ چاروں لفظ ہیں مکر و فسوں کے
اگر، لیکن، چنانچہ اور چونکہ

(رئیس امروہوی)

مشق سبق نمبر 19

(1) مرزائیوں کی پیش کردہ حدیث (عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ عَاشَ عِشْرِیْنَ وَ مِائَةَ سَنَةً) کی حقیقت واضح کریں۔

(2) (لَوْ كَانَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰى حَيَّيْنِ لَمَا وَسِعَهُمَا اِلَّا اتِّبَاعِىْ) سے قادیانی استدلال اور اس کے جواب کا ذکر کریں۔

(3) مرزائیوں کی حالت زار پر نقل کردہ شعر رقم قرطاس کریں۔

(4) شرح فقہ اکبر کی روایت اور اس کا جواب تحریر کریں۔

(5) اس سبق میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر سے متعلق نقل کردہ مرزا قادیانی کے تضادات ذکر کریں۔